JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 41, Issue No.01

JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

TITLE OF THE PAPER

پاکستان اور جاپان کے ادبی مراسم: ایک علمی و تحقیقی مطالعہ

AUTHOR(S)

* **Muhammad Hanif**
Lecturer, Department of Urdu
KIPS College Sharaqpur, Sheikhupura

CONTACT

* hanifkahari78@gmail.com

HISTORY OF THE PAPER

Received on: Oct 27, 2025
Accepted on: Dec 27, 2025
Published on: Dec 31, 2025

DETAIL(S)

Volume No. 41, Issue No. 02, Page No: 65-77
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2025. ©Journal of Research (Urdu) 2025.
This publication is an open access article.

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

محمد حنیف *

پاکستان اور جاپان کے ادبی مراسم: ایک علمی و تحقیقی مطالعہ

Literary relations between Pakistan and Japan: A scholarly and research-based study

ABSTRACT

The pursuit of knowledge is very important for the development of any nation. The people of Pakistan and Japan are deeply interested in each other's literature and culture. The first Urdu center in Japan is the Tokyo University of Foreign Studies, which was established in 1908. Japanese teachers associated with this university are playing a very important role through teaching. Similarly, the second Urdu center in Japan is the Osaka University of Foreign Studies, which was established in 1921. Japanese teachers associated with it are contributing to the spread of Urdu through teaching. Other sub-centers in Japan, including Daito Banka University, Kyoto University and Ote Mon Gakuin University, are playing their role for Urdu literature. Japanese teachers associated with these universities have made efforts to promote Urdu literature by translating the works of famous creators of Urdu literature into Japanese. These translations include fiction, novels, drama, poetry and many Urdu genres. Similarly, in Pakistan, an important role has been played in the promotion of Japanese literature by translating Japanese works into Urdu. Pakistani teachers in Japan, Urdu websites there and Japanese radio "NHK" are working to promote Urdu language and literature.

KEYWORDS

Urdu literature, Japanese literature, literary relations, Tokyo University of Foreign Studies, Osaka University of Foreign Studies, Daito Banka University, NHK

جاپان کا شمار ان ترقی یافتہ ایشیائی ممالک میں ہوتا ہے، جنہیں علامہ محمد اقبالؒ نے ایشیا کے اُفق پر چمکتے ہوئے ستاروں سے تعبیر کیا تھا۔ یہ ملک ہمیشہ سے دنیا بھر کے علوم و فنون کے حصول میں پیش پیش رہا ہے۔ اردو زبان کے

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

ابتدائی تعلیم کے لیے جاپان میں مختلف ادارے سر گرم عمل ہیں اور جدید دور میں فروغ اردو کے لیے بھی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

جاپان میں اردو کے اولین آثار کے متعلق جاننے کی کوشش کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انٹر نیشنل اکنامک یونی ورسٹی کے جنرل بابت مارچ 1986ء میں پروفیسر ناگا شیما کا ایک مقالہ "چند زبانوں کی لغت" شائع ہوا ہے۔ یہ مقالہ ایک نو دریافت شدہ پنج زبانی لغت کا تعارف کرواتا ہے۔ 1796ء میں ناگاساکی میں اس لغت کو مرتب کیا گیا تھا۔ اس وقت ناگاساکی بیرونی دنیا سے رابطے کی واحد بندرگاہ شمار ہوتی تھی۔ لغت سے پتا چلتا ہے کہ ایک جہاز ویت نام، جاپان اور جنوب مغربی ایشیا کے درمیان اگست 1663ء میں تجارتی مرکز کے طور پر ایک اہم مقام شمار ہوتا تھا۔ مذکورہ بالا لغت کو ناگاساکی کے ایک تاجر اور ترجمان گیگوزائے ماں (Gigozeman) نے ویت نامی، پرتگالی، چینی اور مورز بان میں مرتب کی تھی۔ یہ مور زبان اس زبان کی طرف اشارہ کر رہی ہے جسے مغلیہ عہد میں برصغیر کے شمالی حصے کے مسلمان بولتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فارسی زبان تھی۔ مفید فارسی جملے اور ان کا ترجمہ اس لغت میں تجارتی لین دین کے حوالے سے درج کیا گیا ہے۔

جاپان میں اردو کے بارے میں اب تک کا ملنے والا یہ سب سے پرانا حوالہ ہے۔

1908ء میں تدریسی مقصد کی غرض سے ٹوکیو سکول آف فارن لینگویجز کا قیام عمل میں آیا جو کہ جاپان میں اردو کا یہ سب سے اولین مرکز ہے۔ ابتدا میں ایک برس کی نصابی جماعت کا آغاز کرنے پر جن طلبا نے داخلہ لیا، وہ تعداد میں پانچ تھے۔ 1911ء میں شعبہ ہندوستانی کی ترقی کے بعد جماعت کے نصاب کے لیے تین برس کا عرصہ متعین کیا گیا۔

1909ء میں انقلابی شخصیت مولانا برکت اللہ تدریس اردو کے لیے شعبہ ہندوستانی میں بطور استاد مقرر ہوئے جو جاپان میں تاریخی اعتبار سے اردو کے پہلے مہمان پروفیسر تھے۔ مولانا صاحب کی عظیم خدمات کے صلے میں پروفیسر تاکیشی سوزوکی ان کو جاپان میں حقیقی معنوں میں اردو تعلیم کا بانی کہلانے کا حق دار قرار دیتے ہیں۔

اس شعبے سے 3 برس تک وابستہ رہنے والے جاپانی استاد اینوئی، مولانا کے بعد اولین جاپانی استاد تھے۔ 1925ء میں ایک معروف شخصیت پروفیسر گاموا س شعبے سے وابستہ ہوئے اور ایک طویل عرصے تک اردو کی خدمت میں مگن رہے۔

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

پروفیسر تبسم کاشمیری رقم طراز ہیں:

''اردو سے خصوصی تعلق اور عمر بھر کی خدمات کے باعث جاپان میں اردو دان حلقے انھیں ''جاپان کا بابائے اردو'' قرار دیتے ہیں۔''(1)

اسی سلسلے میں معروف محقق خرم سہیل صاحب لکھتے ہیں:

''جاپان میں پروفیسر گاموکو قبل از تقسیم کے عہد کا ''بابائے اردو'' کہا جاتا ہے۔''(2)

تحقیقی اور علمی سرگرمیوں کے حوالے سے پروفیسر گاموکی اردو کے لیے گراں قدر خدمات ہیں۔ ہیروشی کان کاگایا اور سوزوکی تاکیشی کے علاوہ ٹوکیو کے سابق اہم پروفیسر کرویاناگی بھی پروفیسر گاموہی کے شاگرد ہیں۔ 1938ء میں پروفیسر گامونے ''اردو زبان کے قواعد'' اور 1942ء میں اردو کا کلاسیکی ادب یعنی ''باغ و بہار'' کا جاپانی زبان میں ترجمہ کر کے ایک اہم علمی کارنامہ سرانجام دیا۔ پروفیسر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

''اس وقت اہل جاپان کی اردو سے واقفیت خاصی محدود تھی چنانچہ ''باغ و بہار'' کے ترجمے سے اردو ادب کے ترجمے کو تحریک ملی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔''(3)

1949ء میں ٹوکیو سکول آف فارن لینگویجز کو ترقی دے کر اسے یونی ورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ پھر بعد میں شعبہ ہندوستانی کا نام بدل کر شعبہ ہندو پاکستان رکھ دیا گیا اس طرح اردو اور ہندی کو ایک الگ الگ حیثیت مل گئی۔

سالانہ تقریب کے موقع پر ٹوکیو گائکو میں بعض اردو ڈرامے بشمول ''انار کلی'' بھی اسٹیج کیا جاتا ہے۔ پروفیسر تاکیشی سوزوکی ایک ایسی شخصیت ہیں جنھیں پروفیسر گاموکے بعد سینئر استاد کا درجہ دیا جاتا ہے اور وہ اس شعبے سے 1963ء میں وابستہ ہوئے۔ 1964ء میں پروفیسر سوزوکی تاکیشی نے جدید اردو افسانے کے تراجم اور تنقید کے آغاز پر کام کیا اور افسانے، تذکرے، اردو ناول اور ڈرامے کے ارتقا پر کئی مضامین لکھ چکے ہیں۔ مزید برآں اردو کے فسادات ادب اور منشی نول کشور کے ادبی کارناموں پر مقالے بھی تحریر کر چکے ہیں۔

اسی حوالے سے سید ابوالخیر کشفی لکھتے ہیں:

''ادب میں انھیں افسانوی ادب سے خصوصی دلچسپی تھی۔ اردو افسانے کو جاپان میں ان کے تراجم سے خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ بیدی، عصمت، منٹو اور کرشن چندر سے جاپان کے ادیبوں اور لکھنے والوں کو پروفیسر سوزوکی نے روشناس کرایا۔''(4)

پروفیسر سوزوکی تاکیشی کی تصانیف میں ابتدائی اردو قواعد، اردو بول چال، چھ ہزار الفاظ پر مشتمل اردو جاپانی لغت اور اردو کی آسان کہانیاں شامل ہیں۔ انھوں نے بیس ہزار الفاظ کی لغت بنانے کے منصوبے پر کام بھی کیا اور جاری رکھا۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

> ''حالیہ چند برسوں میں جاپان میں اردو کی تخلیقی ادب، خصوصاً افسانہ، غزل، نظم کو تراجم کی صورت میں عام کرنے میں رسالہ ''اردو ادب'' نے مثالی اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ یہ رسالہ پروفیسر سوزوکی تاکیشی نے اسی مقصد سے جاری کیا تھا کہ اس کے ذریعے جاپانیوں کو اردو کے بہترین تخلیقی ادب سے متعارف کر دیا جائے اور اس میں وہ بہت کامیاب رہے۔''(5)

پروفیسر سوزوکی تاکیشی کو پاکستان کی تقسیم کے دور کے بعد انھیں جاپان کا بابائے اردو کا درجہ، ان کی طویل عرصہ جاپان میں اردو کی تدریس اور فروغ کے لیے جستجو پر دیا جاتا ہے۔

اس حوالے سے رؤف پاریکھ لکھتے ہیں:

> "The two learned men to whom Urdu owes most of its popularity in Japan are Prof. Gamou Reiichi and Prof. Suzuki Takeshi and both are rightly called 'Japan's Baba-e-urdu'. If Prof. Reiichi and Prof. Takeshi were alive today, they would be proud to see Urdu blooming in Japan."(6)

پروفیسر سوزوکی تاکیشی نے تحقیق و تنقید، ترجمے اور تدریسی خدمات انجام دے کر اردو زبان و ادب کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کاوشوں کے صلہ میں صدرِ پاکستان کی طرف سے ان کو 23مارچ 1996ء کی تقریبات میں تمغۂ حسنِ کارکردگی کا اعلیٰ اعزاز عطا کیا گیا جو انہوں نے پاکستان میں تشریف لا کر وصول کیا۔

پروفیسر اسادا یوتاکا کی خدمات بھی اہمیت کی حامل ہیں۔ انہوں نے منتخب اردو ادب، خواتین کا ادب، فسادات کا ادب، اردو کی پہلی اور دوسری کتاب کے علاوہ جدید ادب کا انتخاب، جاپانی فرہنگ اور ترجمے کے ساتھ مرتب کر کے

اہم کردار ادا کیا۔ جاپانی اردو لغت پر بھی انہوں نے کام کیا۔ وہ 1981ء سے بطور لیکچرار اردو کے لیے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

> ''گذشتہ پانچ چھ برسوں میں ہونے والا ایک دلچسپ کام یہ ہے کہ اردو کے مشہور ڈراموں اور فلموں کے مکالمات کے مسودات تیار کیے گئے ہیں۔ یہ مسودات بالخصوص اردو زبان وادب کے طلبا کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ یہ کام یوتاکا اسادا کی محنت سے مکمل ہوا ہے۔''(7)

ٹوکیو یونی ورسٹی آف فارن اسٹڈیز میں پروفیسر ہیروشی ہاگیتا اردو کے شعبے کی سربراہی کر رہے ہیں۔ وہ باقاعدگی سے جاپانی زبان میں اردو کے حوالے سے ایک تحقیقی رسالہ شائع کرتے ہیں، جس میں معروف پاکستانی ادیبوں کے تخلیقی فن پاروں کے تراجم شامل ہوتے ہیں۔ اردو اور پنجابی ادب کے کئی تراجم ان کی کاوشوں سے جاپانی قارئین تک پہنچ چکے ہیں۔

پروفیسر ہاگیتا کی نمایاں خدمات میں مشہور ناول ''خدا کی بستی'' کا جاپانی ترجمہ بھی شامل ہے جو اردو ادب کو جاپانی قارئین سے روشناس کرانے کی ایک اہم کوشش ہے۔ اسی طرح پروفیسر ماما یا کین ساکو بھی اردو زبان کی تدریس میں مصروف عمل ہیں اور سندھی زبان پر بھی مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی یہ خدمات اردو زبان کے فروغ میں نہایت اہم اور قابلِ قدر ہیں۔

جاپان کا شہر اوساکا اردو زبان وادب کے فروغ میں ایک اہم مرکز کے طور پر ابھرا۔ 1921ء میں یہاں اوساکا یونی ورسٹی آف فارن لینگویجز کا قیام عمل میں آیا جو بعد ازاں 1944ء میں ایک کالج اور 1945ء میں یونی ورسٹی کا درجہ حاصل کر گئی۔ بعد میں اس کا نام تبدیل کر کے اوساکا یونی ورسٹی آف فارن اسٹڈیز رکھا گیا۔ یہاں ''شعبہ ہندو پاکستان'' کے تحت اردو اور ہندی کی تعلیم کا آغاز کیا گیا، مگر بعد ازاں دونوں زبانوں کی تدریس کو الگ کر دیا گیا۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اوساکا یونی ورسٹی آف فارن اسٹڈیز میں 1982ء سے ہر سال باقاعدگی سے یومِ اقبال منایا جاتا ہے۔

اوساکا میں اردو زبان وادب کی تدریس کا آغاز 1925ء میں اس وقت ہوا جب شعبہ ہندوستانی کا قیام عمل میں آیا۔ اس علمی سفر میں پروفیسر ساوا کا کردار نہایت اہم رہا جو 1961ء تک اردو کے شعبے میں گراں قدر خدمات

انجام دیتے رہے۔ ان کی سبکدوشی کے بعد وہ اسی سال پاکستان تشریف لائے اور پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں جاپانی زبان کی تدریس کا بیڑا اٹھایا۔ انہوں نے نہ صرف جاپانی زبان کی تعلیم دی بلکہ پاکستان اور جاپان کے ادبی و ثقافتی روابط کے فروغ میں بھی اپنی کاوشیں جاری رکھیں۔

پروفیسر ساوا کے بعد، پروفیسر جیین اس شعبے کی نمایاں شخصیت کے طور پر سامنے آئے جو 1926ء تا 1929ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ تقسیم ہند سے قبل جب تحریک پاکستان کا طوفان زوروں پر تھا، پروفیسر ساوا نے اردو زبان کی محبت میں لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ انہوں نے برصغیر کے قائدین، علی برادران اور دیگر رہنماؤں کی تقاریر براہ راست سننے کا شرف حاصل کیا اور کئی جلسوں میں بھی شرکت کی۔

اس شعبے سے وابستہ ایک اور اہم نام پروفیسر تسونیو ہماگچی کا ہے، جو 1966ء سے علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دیگر ممتاز جاپانی اساتذہ میں پروفیسر ماتسومورا بھی شامل ہیں، جنہوں نے تخلیقی ادب بالخصوص شاعری پر تحقیق کی۔ انہوں نے میر تقی میر کے کلام کا انتخاب کرکے اسے جاپانی زبان میں منتقل کیا جو ایک منفرد اور قابل قدر ادبی کاوش ہے۔ اس کے علاوہ، انہوں نے درد، ولی دکنی، ناسخ کی غزلوں کے تراجم بھی کیے اور جاپان میں اردو غزل کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

> ''پروفیسر ماتسومورا نے قواعد کے تعلق سے یہاں پہ ایک بڑا کام کیا ہے جسے پروفیسر سوزوکی صاحب کے کام کی ایک جامع اور زیادہ مکمل صورت کہا جاسکتا ہے اور یہ یہاں اردو سیکھنے، پڑھنے والوں کے لیے ایک بنیادی وسیلہ کہا جاسکتا ہے۔''(8)

دیگر جاپانی اساتذہ میں پروفیسر ہیروشی کان کاگایا ایک اہم شخصیت ہیں جو 1961ء میں اوساکا یونی ورسٹی آف فارن اسٹڈیز سے وابستہ ہوئے اور ایک لمبے عرصے تک شعبہ اردو میں تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔

وہ پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے شعبہ جاپانی میں اپریل 1976ء سے مارچ 1977ء تک پروفیسر کے طور پر فرائض انجام دے چکے ہیں۔ ان کے اہم تراجم اور ادبی تحریروں میں ''جس رزق سے آتی ہو''، ''آج کا اردو ادب''، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی کتاب کا ترجمہ، مسدس حالی کا تعارف اور ترجمہ وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے شاہ ولی اللہ، سرسید اور علی گڑھ تحریک اور اقبال کے علاوہ دیگر شخصیات پر مقالے تحریر کیے ہیں۔ ان کے علمی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

کارنامے کے حوالے سے ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

> ''دوسری اہم لغت وہ ہے جس پر گذشتہ تیس برس سے پروفیسر ہیروشی کان کاگایا مسلسل کام کرتے رہے ہیں۔ یہ لغت اردو زبان کی اہم لغات کو سامنے رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ اس میں الفاظ بلکہ محاورات، ضرب الامثال اور اصطلاحات شامل کی گئی ہیں اور ممکنہ حد تک اردو کا استعمال بھی دکھایا گیا ہے۔ یہ لغت تقریباً پینتیس ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔''(9)

جدید اردو ادب میں فکرِ اقبال کی گہرائی اور وسعت کو سمجھنے میں جاپانی محققین کی کاوشیں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں ممتاز شخصیت تاکا میتسو متسو مورا کا نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہے، جنھوں نے اقبال کی شاعری پر تحقیق کی۔ انہوں نے بالِ جبریل کی منتخب نظموں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا اور اس کے فکری و ادبی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ، حالی کے مقدمہ شعر و شاعری اور دیگر تنقیدی مباحث پر بھی ان کے علمی مضامین شائع ہو چکے ہیں، جن میں اردو ادب کی جمالیات اور فکری ارتقا کو اجاگر کیا گیا ہے۔

دیگر جاپانی محققین میں پروفیسر سویامانے بھی ایک نمایاں نام ہیں جو اسلامی فکر کی تاریخ، قیامِ پاکستان کے پس منظر اور اردو ادب کے تہذیبی و سماجی اثرات پر تحقیقی دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ اردو زبان، اس کی ترقی اور برصغیر کی ادبی و معاشرتی روایات کے حوالے سے گہرے مطالعے کا شوق رکھتے ہیں، جس نے انھیں اردو تحقیق کے میدان میں ایک معتبر مقام عطا کیا ہے۔

انہوں نے غلام عباس کا افسانہ آنندی اور مظہر الاسلام کے افسانوں کے جاپانی زبان میں تراجم بھی کیے۔ پروفیسر سویامانے کی ''توتا کہانی کا لسانیاتی مطالعہ'' کے علاوہ باغ و بہار اور رانی کیتکی کی کہانی پر تحریریں بھی شائع ہوئی ہیں۔ تبسم کاشمیری اور منیر نیازی کی نظموں کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ میر حسن کی مثنوی ''سحر البیان'' کا جاپانی میں منظوم ترجمہ کر کے اہم کارنامہ سرانجام دیا۔

جاپان میں اردو زبان کی ترویج میں جہاں مرد محققین نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، وہیں خواتین بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں۔ محترمہ یوکاری، جو اردو افسانوی ادب سے خاص دلچسپی رکھتی ہیں، نے امتیاز علی تاج اور قراۃ العین حیدر کے تخلیقی کام کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ ان کی تحقیق اردو افسانے کے فنی اور فکری پہلوؤں کو منفرد

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

انداز میں اجاگر کرتی ہیں۔

اسی طرح محترمہ جو کو لسانی مباحث کے علاوہ معروف افسانہ نگار ممتاز مفتی کے ادبی کام میں بھی گہری دلچسپی رکھتی ہیں۔اور ان کے نظریات کو تحقیقی زاویے سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔جاپانی محققین میں محترمہ شاشورے کا نام بھی نمایاں ہے جو عصمت چغتائی، کرشن چندر، مجتبیٰ حسین اور ڈپٹی نذیر احمد جیسے معروف ادیبوں کے فن اور فکر پر تحقیق کر چکی ہیں اور اردو نثر کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔اسی حوالے سے پروفیسر سویامانے لکھتے ہیں:

> ''محترمہ شاشورے نے کرشن چندر کے افسانوں کے مجموعے کے علاوہ مجتبیٰ حسین کی تصنیف ''جاپان چلو جاپان'' کا جاپانی زبان میں عمدہ ترجمہ کیا ہے۔انھوں نے عصمت چغتائی کے علاوہ بعض جدید اردو افسانہ نگاروں پر مقالے لکھے اور ڈپٹی نذیر احمد پر بھی کام کیا ہے۔''(10)

دیگر جاپانی اساتذہ میں پروفیسر گاموکے اہم شاگرد کاگایاہی روشی بھی نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔حالی کی معروف مسدس مدوجزر اسلام کا جاپانی میں ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ اقبالیات پر بھی کام کیا ہے۔1968ء میں پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں کاگایانے دو برس تک جاپانی زبان کی تدریسی خدمات انجام دیں۔

اوساکا کے شعبہ اردو سے وابستہ دو شخصیات ہاما گوچی تسونیو اور ماتسوموراتامی تس بھی اردو تدریس و تحریر کے ذریعے فرائض انجام دے رہے ہیں۔شعبہ ہندی سے وابستہ گاکا تسورو بھی اردو زبان وادب پر بھی مقالات لکھ چکے ہیں۔دریائے لطافت کی کہاوتیں اور پریم چند کے گئودان کے اردو اور ہندی نسخوں کا مطالعہ ان کی تحریروں میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔

جاپان میں اردو زبان کی تدریس اور تحقیق صرف ٹوکیو اور اوساکا ہی میں نہیں ہو رہی بلکہ دیگر ذیلی مراکز جیسے کہ سائی تاما میں موجود دائتوبنکا یونی ورسٹی، کیوٹو یونی ورسٹی اور اوساکا میں ایک اور جامعہ اوتے مون گاکوین میں بھی اردو کی محدود تدریس فراہم کی جاتی ہے۔پروفیسر ہیروجی کتاؤکا، اوساکا یونی ورسٹی کے شعبہ اردو میں دس برس تک تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔بعد میں اپریل 1986ء سے دائتوبنکا یونی ورسٹی سے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے طور پر وابستہ ہوگئے۔جدید اردو ادب ان کا موضوع خاص ہے اور انھیں اردو ادب سے بے پناہ محبت ہے۔انھوں نے منٹو کی تیرہ سے زائد کہانیوں کے تراجم کی اشاعت کرائی۔معروف تخلیق کاروں جن میں اقبال، فیض، راشد، میراجی، جوش،

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

مجاز، اختر شیرانی، ناصر کاظمی اور اکبر شامل ہیں، وہ ان جدید شعرا پر مقالات تحریر کر چکے ہیں۔ غالب اور فیض کی تخلیقات کا مکمل جاپانی ترجمہ ان کا ایک عظیم علمی کارنامہ ہے۔ کتاؤکا کے متعلق ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

> ''ادب کے مطالعے کے حوالے سے دائی توبنکا یونی ورسٹی کے پروفیسر ہیروجی کتاؤکا بھی ایک عرصے سے اپنی کاوشوں میں منفرد اور مستقل مزاج نظر آتے ہیں۔ ان کا آغاز اس میدان میں تراجم ہی کے ذریعے سے ہوا تھا اور اردو افسانوں کے تراجم ان کی کاوشیں تھیں لیکن پھر انہوں نے غالب، فیض اور اقبال کے لیے خود کو وقف کر دیا ہے۔''(11)

کیوٹو یونی ورسٹی میں سوناگا ایمیکو اور اوتے مون گاکوین میں ماہر پروفیسر اوساموکاندرو شعبہ اردو میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 1971ء سے اوتے مون گاکوین میں اردو کا ایک سالہ نصاب پڑھایا جا رہا ہے اور ہر سال بیس طلبا اس کورس میں داخلہ لے کر استفادہ کرتے ہیں۔

جاپان میں اردو زبان کی تدریس محض جاپانی اساتذہ تک محدود نہیں، بلکہ پاکستانی اساتذہ بھی اس علمی سفر کا حصہ بنتے رہے ہیں۔ 1968ء سے پاکستانی اساتذہ کو بطور مہمان پروفیسر مدعو کیا جاتا ہے، تاکہ وہ جاپانی طلبا کو اردو زبان و ادب کی باریکیوں سے روشناس کرواسکیں۔

اسی طرح، پاکستان میں بھی جاپانی زبان و ادب کی تدریس کے لیے جاپانی اساتذہ خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ پنجاب یونی ورسٹی اور ینٹل کالج لاہور جیسے علمی اداروں میں جاپانی زبان و ثقافت کے فروغ کے لیے جاپانی ماہرین کی آمدورفت جاری رہتی ہے۔ یہ علمی تبادلہ درحقیقت ایک ایسے رشتے کی عکاسی کرتا ہے جو زبان و تہذیب کی سرحدوں سے ماورا اور خالص علمی و ادبی بنیادوں پر استوار ہے۔

جاپان میں مقیم پاکستانی نہ صرف وہاں کی ثقافت کا حصہ بن چکے ہیں بلکہ اردو زبان کے فروغ میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان سے جاپان جانے والے اساتذہ 1968ء سے اس علمی و ادبی سفر کا حصہ رہے ہیں جہاں انہوں نے اردو زبان کی تدریس اور تحقیق میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر ابوالخیر کشفی جیسے ممتاز محقق اور دانش ور کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے، جنھوں نے 1968ء سے 1947ء تک جاپان میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے اپنی علمی بصیرت اور تحقیقی کاوشوں سے ایک اہم باب رقم کیا۔

1975ء سے 1979ء تک جاپان میں اردو ادب کے فروغ کا ایک نیا باب رقم ہوا، جب ڈاکٹر پرویز

پردازی نے اردو شعبے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی تصنیف ''سورج کے ساتھ ساتھ'' جاپان کے قیام کی حسین یادوں کو سمیٹے ایک دلکش سفر نامہ ہے، جس میں ان کی تحریری مہارت جھلکتی ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے بعض تراجم بھی چھاپے ہیں۔ کراچی یونی ورسٹی کے معروف پروفیسر محمد اسلم شاہ نے بھی جاپان میں دو برس تک اردو تدریس کی ذمہ داری نبھائی۔ 1981ء سے اردو ادب کے بہت ہی معروف محقق، مؤرخ تبسم کاشمیری اردو ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ جاپانی طلبا کے لیے اردو زبان و ادب کو مزید سہل بنانے کے لیے جدید اردو شاعری کا انتخاب بھی ان کی قابل قدر کاوشوں میں شامل ہے۔ جدید جاپانی شاعری اور ہیروشیما کی منظومات کا ترجمہ ان کی علمی بصیرت کا ثبوت ہے، جسے دو جلدوں میں مرتب کیا گیا۔ مزید برآں، اپریل 1985ء سے کراچی کے استاد محترم ''محمد رئیس'' ٹوکیو میں مہمان پروفیسر کے طور پر اپنی خدمات انجام دیتے رہے، جو جاپان میں اردو کے فروغ کی روشن مثال ہے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے ''Urdu Online'' کے ذریعے جاپان میں اردو زبان کے فروغ کی ایک منفرد کاوش انجام دی۔ اس منصوبے کے تحت ایسا معیاری تعلیمی مواد مہیا کیا گیا، جو نہ صرف جاپان بلکہ یورپ، امریکہ اور دنیا کے دیگر خطوں میں بسنے والے اردو سیکھنے کے شوقین افراد کے لیے بھی سودمند ثابت ہو۔

یہ آن لائن پلیٹ فارم جدید تدریسی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا گیا تاکہ کمپیوٹر کے ذریعے اردو زبان و ادب کی تعلیم کو بین الاقوامی معیار تک پہنچایا جاسکے۔ اس منصوبے کی نگرانی ''اوساکا یونی ورسٹی جاپان'' میں ایک ادارے ''ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف ورلڈ لینگویجز'' کے زیر اہتمام کی گئی، جو اردو کے فروغ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

جاپانی افسانوں اور ناولوں کے تراجم کے حوالے سے پاکستان میں بہت کام ہوا ہے۔ جنھوں نے ان تراجم کے لیے کاوشیں کیں، ان مترجمین میں اجمل کمال، شفیع عقیل، مسعود اشعر، پروفیسر نظیر صدیقی، آصف فرخی، حسن عابدی، محمد عاصم بٹ، محمد سلیم الرحمن، صابر صدیقی، الطاف فاطمہ، عبدالعزیز خالد، شاہد حمید اور دیگر نام قابل ذکر ہیں۔

جاپانی صنف ''ہائیکو'' کے بارے میں پاکستانی تخلیق کاروں میں کافی دلچسپی دیکھی گئی ہے اور بعض اوقات کئی تراجم دیکھنے کو ملے ہیں۔ ملتان کے پروفیسر محمد امین جو پاکستان میں ہائیکو کے بانی تصور کیے جاتے ہیں، نے ہائیکو کا ایک مختصر مجموعہ بھی شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ افکار کراچی، اوراق لاہور، اردو ادب راولپنڈی اور تخلیقی ادب کراچی میں

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

سلیم کوثر، نصیر احمد ناصر، ادا جعفری، محمد امین اور بشیر سیفی وغیرہ کے ہائیکو منظر عام پر آچکے ہیں۔اس سلسلے میں باقر نقوی صاحب جاپانی صنف ہائیکو کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''اس کی ایک شعری صنف ہائیکو ہمارے یہاں بھی خاصی مقبول ہے۔ اردو میں اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ہاں شعرا نے ہائیکو کے پورے پورے مجموعے شائع کرائے ہیں۔''(12)

جاپان کے متعلق لکھے گئے سفر نامے محض ذاتی مشاہدات کا احاطہ نہیں کرتے بلکہ ان میں جاپان کی تہذیب، ثقافت اور ادب کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔اور ان کی مدد سے ہمیں جاپان کی شناخت کا موقع ملا۔کئی محققین، ادیبوں، صحافیوں اور ماہرین تعلیم نے جاپانی ادب اور لسانیات پر کالم تحریر کیے ہیں جس سے جاپانی ادب کے بارے میں پاکستانی قارئین کو جاننے کا موقع ملا اور وہ اس ادب کی خوبصورتی اور معنویت سے ہم آہنگ ہوئے۔کئی اردو ناولوں کے تراجم جاپانی زبان میں ہوئے ہیں۔''دلی کی شام''اور''خدا کی بستی'' جیسے تراجم اس تبادلے کی خوبصورت مثالیں ہیں جو اردو اور جاپانی ادب کے درمیان پل کا کام دیتے ہیں۔اس حوالے سے خرم سہیل صاحب لکھتے ہیں:

> ''پاکستان میں بھی جاپانی ناولوں اور افسانوں کے تراجم ہوئے، جن کو عوامی سطح پر بے حد پذیرائی ملی۔''(13)

شاعروں میں منیر نیازی، فیض، اقبال، میر، غالب، ولی، میرا جی، وزیر آغا، عرش صدیقی، افتخار جالب بلکہ اردو غزل کی پوری روایت سے اب جاپان کا علمی و ادبی حلقہ متعارف ہوچکا ہے۔

پاکستانی افسانہ نگاروں کے بہت سے افسانے تراجم کے ذریعے جاپانی زبان کی زینت بن چکے ہیں۔

اردو ادب کے ایسے افسانہ نگار جن کے منتخب افسانوں کو جاپانی زبان میں ترجمہ کیا جاچکا ہے، ان میں سعادت حسن منٹو، پریم چند، کرشن چندر، علی عباس حسینی، احمد ندیم قاسمی، شوکت تھانوی، عصمت چغتائی، خواجہ احمد عباس، راجندر سنگھ بیدی، غلام عباس، ہاجرہ مسرور، خدیجہ مستور، قراۃ العین حیدر، اعظم کریوی، قدرت اللہ شہاب، واجدہ تبسم، انتظار حسین، ممتاز مفتی، سجاد ظہیر، اختر جمال، فردوس حیدر، یونس ادیب اور مظہر الاسلام کے نام قابل ذکر ہیں۔

اردو زبان صرف جاپان کی جامعات تک محدود نہیں بلکہ اس کی موجودگی ادارہ ریڈیو جاپان میں بھی پائی جاتی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 2, Dec 2025

ہے۔ جنوبی ایشیا کے متعلق اس ادارہ میں ہر روز اردو کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔ جاپان میں "این ایچ کے" کی بھی ایک خاص اہمیت ہے اور یہاں بشمول اردو اور 22 سے زائد دیگر غیر ملکی زبانوں میں پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔

اس سروس کے لیے دو جاپانی پروڈیوسرز اور ایک پاکستانی پروڈیوسر کی معاونت حاصل کی جاتی ہے۔ یکم جون 1940ء سے ہندی زبان کی نشریات کی ابتدا یہاں سے کی گئی اور 3 دسمبر 1924ء کو اردو کورس میں شامل کرنے کے بعد اس کو ہندوستان سروس کا نام دیا گیا۔

یکم ستمبر 1955ء سے خالص اردو سروس کا آغاز کیا گیا۔ 1959ء سے اردو سروس روزانہ کی بنیاد پر ہونے لگی اور یکم جون 1991ء سے اردو کی صبح کی نشریات کا آغاز بھی کیا گیا۔

1968ء سے یہاں جز وقتی طور پر کام کرنے والوں کے علاوہ ریڈیو پاکستان سے نشر ہونے والے ماہرین کے تبادلے کے پروگرام بھی ہوتے ہیں اور دو چار برس کے لیے یہاں ماہر زبان کو جاپان بھی بلایا جاتا ہے۔

پاکستان کے کئی سینئر براڈکاسٹرز جن میں گل رحمان، انور میمن، محمد زبیر، وسیمہ عابد اور پاکستانی عالمی شہر یافتہ باکسر حسین شاہ کی اہلیہ خدیجہ شاہ بھی ریڈیو کی اردو سروس "این ایچ کے" میں اردو کے لیے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

پاکستانی پروڈیوسرز جن میں اسد نذیر، انور چیمہ، مشکور صدیقی، سعید مرزا، عبدالرب شیخ اور صفدر ہمدانی کے نام قابل ذکر ہیں، اردو کے لیے خدمات انجام دیں۔ جاپان میں موجود آن لائن اردو اخبارات اور ویب سائٹس اردو کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کے لیے این ایچ کے بجائے حکومت سے فنڈز لینے کے، وہ ٹی وی سیٹ رکھنے والے ہر شہری سے وصول کرتا ہے۔

این ایچ کے کے ذریعے اردو زبان میں عالمی سطح پر نشر ہونے والے معلوماتی سروسز نے اس زبان کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، جس کے ذریعے اردو زبان کو بین الاقوامی سطح پر فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

پاکستان اور جاپان کے مابین ادبی روابط کی جڑیں ماضی میں پیوست ہیں جسے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، جہاں دونوں ممالک کے ادیبوں، محققین اور اساتذہ نے ایک دوسرے کے علمی و فنی ذخائر سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ خاص طور پر، ادب کے میدان میں گزرے وقت نے ان روابط کو مزید مستحکم کیا، جس میں تخلیق کاروں اور دانش وروں نے ادب و ثقافت کے تبادلے کو ایک نئے رنگ میں ڈھالا۔

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

حوالہ جات و حواشی

1۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، جاپان میں اردو، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2012ء)، ص190

2۔ خرم سہیل، تذکرہ جاپان میں اردو کے متوالوں کا، مشمولہ: ڈان نیوز، 6 ستمبر 2017
https://www.dawnnews.tv/news/1050988.

3۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، جاپان میں اردو، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص190

4۔ ابوالخیر کشفی، سید، پروفیسر تاکیشی سوزوکی، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص177

5۔ معین الدین عقیل، جاپان میں اردو ادب پر تازہ کاوشیں، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص179، 180

6۔ رؤف پاریکھ، Japan: Urdu's other home، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص208

7۔ ایضاً، ص206

8۔ معین الدین عقیل، ڈاکٹر، جاپان میں اردو زبان و لسانیات پر تازہ کاوشیں، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص185

9۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، پاکستانی ادب اور اس کے جاپانی مترجمین، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص207

10۔ سویامانے، پروفیسر، جاپان میں اردو، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص55

11۔ معین الدین عقیل، ڈاکٹر، جاپان میں اردو ادب پر تازہ کاوشیں، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص182

12۔ باقر نقوی، چند باتیں، مشمولہ: جاپان کا نوبیل ادب، کیسنزابورا اوئے، یاسوناری کاواباتا، مترجم: باقر نقوی (کراچی: اکادمی بازیافت، 2018ء)، ص10

13۔ خرم سہیل، جاپان میں اردو زبان کی آمد، مشمولہ: سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، مرتبہ: خرم سہیل، ص2018